بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ



جلد ۴ | دارالامان قادیان مورخہ ۱۷ر نومبر سنہ ۱۹ء | نمبر ۴۱

### باجلاس بابو ترکھنداس صاحب منصف دوم بٹالہ

پھمن داس ولد کاشی رام ذات برہمن ساکن چیتو رگڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بنام روڑا ولد لبہا ذات جٹ ساکن [illegible] تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

#### دعویٰ [illegible]

چونکہ بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ عمداً رو پوش ہو جاتا ہے اور تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہٰذا یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ ۳۰۔ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء کو حاضر عدالت ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہ کرے گا تو اُس کی نسبت یکطرفہ کارروائی کی جاوے گی۔ ۱۵۔ ۱۱۔ ۱۹۰۰ء

دستخط عدالت

### حضرت اقدس کی پاک باتیں

۱۵ر نومبر سنہ ۱۹۰۰ء

خیانت اور ریاکاری دو ایسی چیزیں ہیں کہ کہ انکی رفتار بہت ہی سست اور دھیمی ہے مگر کسی زاہد کو فاسق کہہ دیا جاوے تو اُسے ایک لذت آجاوے گی اسواسطے کہ وہ راز جو اُس کے اور اُس کے محبوب و مولیٰ کے درمیان ہے وہ مخفی معلوم ہوگا صوفی کہتے ہیں کہ خالص مومن جب کہ عین عبادت میں مصروف ہو۔ اور وہ اپنے آپ کو پوشیدہ کر کے کسی حجرہ یا کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے بیٹھا ہو۔ ایسی حالت میں اگر کوئی شخص اُدھر چلا جاوے تو وہ ایسی طرح شرمندہ ہو جاویگا جیسے ایک بدکار اپنی بدکاری کو چھپاتا ہے جیسی کہ اس قسم کے مومن کو کسی کے فاسق کہنے سے ایک لذت آتی ہے اسی طرح دیانت دار کو کسی کے بددیانت کہنے سے جوش میں نہیں آنا چاہیے۔

ہاں

انبیاء میں ایک قسم کا تشتی ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ اپنی عبادات اور اعمال کو چھپائیں تو دنیا ہلاک ہو جاوے شلاً اگر نبی نے نماز پڑھ لی ہو۔ اور کوئی کہے کہ دیکھو اس نے نماز نہیں پڑھی تو اُسکو چپ رہنا مناسب نہیں ہوتا اسکو بتلانا پڑتا ہے کہ تم غلط کہتے ہو میں نے نماز پڑھ لی ہے۔ اسلئے کہ اگر وہ نہ کہے دوسرے لوگ دھوکہ میں پڑ کر ہلاک ہو سکتے ہیں پس نبیوں کو ضرور ہوتا ہے کہ وہ اپنی عبادات کا ایک حصہ

ظاہر طور پر کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو دکھانا مقصود
ہوتا ہے تاکہ انکو سکھاویں یہ ریا نہیں ہوتی
اگر کوئی کہے کہ خضر نے ایسے کام
کیوں کئے جنہیں شریعت کی خلاف ورزی
کا منظر تھا؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ خضر
صاحب شریعت نہ تھا ولی تھا انبیاء علیہم
السلام کے لئے وہ نمونہ ہوتے ہیں اسلئے
انکو سرا و علانیۃً نیکی کرنے کا حکم ہوتا ہے

## ایک شیعہ صاحب سے مخاطبہ

میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے
بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت
ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو پھر یہ
سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں
میں پڑی ہوئی ہیں ایک دم میں طے ہو سکتی
ہیں جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر حکم بنکر
آیا ہے جو معنی قرآن شریف کے وہ کریگا وہی صحیح
ہونگے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دیگا
وہی صحیح حدیث ہوگی۔
ورنہ شیعہ سنی کے جھگڑے آج تک
دیکھو کب طے ہو چکے ہیں [illegible] شیعہ اگر تبرا کرتے
ہیں تو بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کی نسبت کہتے ہیں۔
برخلاف دانش بسے مائل
یک بو بکر شدہ میان حائل
مگر میں کہتا ہوں کہ جب تک یہ اپنا طریق چھوڑ
کر مجھ میں ہو کر نہیں دیکھتے یہ حق پر ہرگز
نہیں پہنچ سکتے۔ اگر ان لوگوں کو اور یقین
نہیں تو اتنا تو ہونا چاہئے کہ آخر مرنا ہے
اور مرنے کے بعد گند سے تو کبھی نجات
نہیں ہو سکتی۔ سب و شتم جب ایک شریف
آدمی کے نزدیک پسندیدہ چیز نہیں ہے
تو پھر خدائے قدوس کے حضور عبادت
کب ہو سکتی ہے؟ اسی لئے تو میں کہتا ہوں
کہ میرے پاس آؤ میری سنو تاکہ تمہیں حق نظر
آوے میں تو سارا ہی چولا اتارنا چاہتا ہوں
سچی توبہ کرکے مومن بنجاؤ پھر جس امام کے
تم منتظر ہو میں کہتا ہوں وہ میں ہوں
اسکا ثبوت مجھ سے لو۔ اسلئے میں نے اب
خلیفہ بلافصل کے سوال کو عزت کی نظر سے
نہیں دیکھا۔ میں ایسے گندے سوالوں کو کیا کروں
انہیں گند سے نکالنے کے واسطے تو خدا نے
مجھے بھیجا ہے۔
دیکھو سنی انکی حدیثوں کو لغو ٹھیراتے
ہیں یہ اپنی حدیثوں کو مرفوع متصل اور آئمہ
سے مروی قرار دیتے ہیں ہم کہتے ہیں یہ
سب جھگڑے فضول ہیں۔ اب مردہ
باتوں کو چھوڑو۔ اور ایک **زندہ امام**
کو شناخت کرو کہ تمہیں زندگی کی روح ملے
اگر تمہیں خدا کی تلاش ہے تو اسکو ڈھونڈو
جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے اگر
کوئی شخص خبث کو نہیں چھوڑتا۔ تو کیا ہم
اندھے ہیں منافق کے دل کی بدبو نہیں سونگھتے
ہم انسان کو فوراً تاڑ جاتے ہیں کہ اسکی بات
اس بناء پر ہے پس یاد رکھو۔

### خدا نے یہی راہ پسند کی ہے جو میں بتاتا ہوں

اور یہ اقرب راہ اسی نے نکالی ہے۔ دیکھو جو
ریل جیسی آرام دہ سواری کو چھوڑ کر ایک لنگڑی
مریل ٹٹو پر سوار ہوتا ہے۔ وہ منزل پر نہیں
پہونچ سکتا۔ افسوس یہ لوگ خدا کی باتوں کو
چھوڑ کر زید بکر کی باتوں پر مرتے ہیں انکی پوجا
[illegible]
میں تو بار بار یہی کہتا ہوں کہ ہمارا طریق تو
یہ ہے کہ نئے سرے سے مسلمان بنو پھر اللہ تعالیٰ
اصل حقیقت خود کھولدے گا۔ میں سچ کہتا
ہوں کہ اگر وہ امام جنکے ساتھ یہ اسقدر محبت کا
غلو کرتے ہیں زندہ ہوں تو انسے سخت بیزاری
ظاہر کریں۔
جب ہم ایسے لوگوں سے اعراض
کرتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا اعتراض
کیا جسکا جواب نہ آیا اور پھر بعض اوقات
اشتہار دیتے پھرتے ہیں۔ مگر ہم ایسی
باتوں کی کیا پرواہ کر سکتے ہیں ہمکو تو وہ کرنا
ہے جو ہمارا کام ہے۔
اسلئے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو
اب **نئی خلافت لو**۔ ایک زندہ علی
تم میں موجود ہے اسکو چھوڑتے ہو اور مردہ
علی کی تلاش کرتے ہو۔

باقی آئندہ انشاء اللہ
تعالیٰ

---

## سلک گہر

ذیل میں ہم ایک نظم درج کرتے ہیں اس نظم
کو ہم بہ حیثیت ایک نظم کے درج نہیں
کرتے بلکہ اس کے اندراج سے ایک عظیم
الشان امر کا ہمیں اظہار مقصود ہے
اور وہ یہ ہے کہ کسی شخص کی زندگی کے
حالات معلوم کرنے کے لئے اسکے کلام کا
پڑھنا یا اس کے ہم نشینوں کا معلوم کرنا
ہی کافی ہے۔ ہمارے محسن و مخدوم
حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
سلمہ ربہ نے بارہا اس امر کا تذکرہ فرمایا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رسالت کی ایک بڑی زبردست دلیل یہ
بھی ہے کہ جیسے خود آنحضرت صلعم کو علیٰ
وجہ البصیرۃ اپنی رسالت پر ایمان تھا
اسی طرح آپ کے بے تکلف احباب کو
بھی آپ کی ماموریت کا یقین کامل تھا
اور میاں بیوی سے بڑھکر کوئی کسی کا بے
تکلف دوست نہیں ہوتا۔ پس رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
کا آپ پر ایمان لانا حضور صلعم کی اعلیٰ درجہ
کی پاک زندگی کا ثبوت ہے اور اسکے
ساتھ ہی امہات المومنین کی مطہر
زندگیوں کی دلیل ہے۔ رسول کریم صلعم
کی مطہر اور مزکی زندگی ہی اس امر کی دلیل
ہے کہ آپ کے صحابہ آپ کی ازواج مطہرات
روئے زمین پر اسوقت پاک سے پاک
انسان تھے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے
**الطیبات للطیبین**۔
الغرض یہ ایک مسلم اور معقول
مسئلہ ہے۔ اس زمانہ کے نور اور امام
کی صداقت پر بھی ہم اس دلیل کو منجملہ
اور بے انتہا دلائل کے پیش کرتے ہیں
کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اسی
طرح آپ پر ایمان لاتی ہیں اور آپ کے
مامور من اللہ ہونے پر یقین رکھتی ہیں
جیسے خود حضرت اقدس مسیح موعود کو
اپنی ماموریت پر ایمان ہے۔
یہ نظم جو ہم ذیل میں درج کرتے
ہیں یہ ہماری مادر مہربان ام المومنین

رضی اللہ عنہا کے خیالات کا نتیجہ ہے اس کے پڑھنے سے حضرت اقدس کی اعلیٰ وارفع زندگی کا ایک بین ثبوت ملے گا۔ اور حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کی پاک اور مطہر خیالات کے اندازہ کرنے کا موقع۔

ان اشعار کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ دنیا میں کیا مقصود ہے؟ یاد رکھو کسی شخص کے اخلاق عادات کا اندازہ کرنے میں اسکی دعاؤں اور آرزوؤں کو اگر پیش نظر رکھو تو بہت آسانی کے ساتھ اسکی زندگی کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر اعتراض کرنے والے نادان آپ کی دعاؤں کو پڑھتے تو انکو معلوم ہوتا کہ یہ انسان کس پایہ کا انسان ہے۔

دعا میں انسان اپنی محبوب چیزوں کی خواہش کرتا اور ضرر رسانی سے بچنے کی آرزو کرتا ہے۔ پس کسی کی دعا ہی اس کی زندگی کے حالات معلوم کرنے کا بہتر ذریعہ ہے۔

فی الجملہ ہم اب اس نظم کو درج کرتے ہیں ہمکو اُمید ہے کہ یہ نظم ہمارے امام ہمام حضرت مسیح موعود (ادام اللہ فیوضہ) کی صداقت اور پاک و مطہر زندگی کی ایک لانظیر سند ہوگی۔ کیونکہ ایسا اعلیٰ درجہ کے پاکیزہ خیالات جنمیں خدا ہی مقصود اور مطلوب ہے) والا انسان جسکا رفیق ہو وہ بدرجہ اولیٰ مطہر اور مزکی ہوگا۔ ایڈیٹر

## وہ نظم یہ ہے

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے میرے سلطاں تیرا
ایک ذرہ بھی نہیں تو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قرباں تیرا
سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا
تو نے اس عاجزہ کو چار دئیے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا
پہلا فرزند ہے محمود و مبارک چوتھا
دونوں کے بیچ بشیر اور شریف احساں تیرا
تو نے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا
تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بیحد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا
تخت پر شاہی کے اے مجھکو بٹھایا تو نے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ ہے احساں تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا
مجھ پہ وہ لطف کئے تو نے جو برتر ز خیال
ذات برتر ہے تری پاک ہے ایواں تیرا

## چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے

سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا
کس کے دل میں یہ ارادہ تھا یہ تھی کسکو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا
پر مرے پیارے یہی کام ترے ہوتے ہیں
ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا
فضل سے اپنے بچا مجھکو ہر اک آفت سے
صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا
کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا
آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں
کوئی ہو جائے اگر بندہ فرماں تیرا
جس نے دل تجھکو دیا ہوگیا سب کچھ اسکا
سب ثنا کرتے ہیں جب ہوئے ثناخواں تیرا
اس جہاں میں ہی وہ جنت میں ہی بیریگاں
جو اک بجتہ توکل سے ہے مہماں تیرا
میری اولاد کو تو ایسی ہی کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ تاباں تیرا
عمر دے رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھکر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا
اب مجھے زندگی میں انکی مصیبت نہ دکھا
بخش دے میرے گناہ اور جو عصیاں تیرا
اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے یہ کر فضل اُن پر
ہر کوئی ان میں سے کہلائے مسلماں تیرا
غیر ممکن ہے کہ تجھ سے میرے پاؤں یہ مراد
بات جب ہوگئی ہے جب ہو ا ہو سکتا ہے تیرا
بادشاہی ہے تری ارض و سماء دونوں میں
حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا
میرے پیارے مجھے ہر درد و مصیبت سے بچا
تو ہے غفار یہی کہتا ہے قرآں تیرا
میرے جو پہلے تھا اب مجھمیں نہیں ہے پیارے
دیکھ سے اب مجھکو بچا نام ہی رحماں تیرا
ہر مصیبت سے بچا اے میرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں تیری ہی دوران تیرا

---

## الحکم کے قدر دان

نہایت مسرت کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہماری گشتی چٹھی پر ناظرین الحکم نے نمایاں توجہ فرمائی ہے۔ اور اُمید سے بڑھ کر انہوں نے ہماری حوصلہ افزائی کرنی چاہی ہے۔ ذیل میں چند اور دوستوں کے نام درج کرکے آیندہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۰ء کا پہلا پرچہ سنہ ۱۹۰۱ء کی قیمتیں وصول کرنے کے لئے وی پی کیا جاوے گا۔ اور ان دوستوں کو جو پہلے ہے کارڈوں کے ذریعہ اطلاع بجاوے گی اور ۱۹۰۰ء تک کے بقایا کے لئے وی پی کا سلسلہ پہلے سے جاری ہے۔ اُن دوستوں کا شکریہ ہے جنہوں نے اپنے اپنے حساب بیباق کردیے ہیں اور انکو متوجہ کیا جاتا ہے جو اب تک نہیں کرتے۔

ہاں

ایک ضروری امر کا اظہار ہمپر لازم ہے کہ ان کثرت سے وصول شدہ خطوط میں سے جو سنہ ۱۹۰۱ء کی خریداری کے متعلق وصول ہوئے ہیں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ قیمت اخبار کی وصولی تین قسطوں پر منحصر رکھی جاوے اسلئے ہم اپنے قدر دان ناظرین کی سہولت اور آسانی کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ ہم چار مختلف تاریخوں پر جو تین تین مہینے کے وقفہ سے ہونگی قیمت وصول کرینگے انکی ہر خریدار کو ضروری ہے کہ وہ ہمیں اطلاع دیوے کہ وہ کس تاریخ پر قیمت دینے کیلئے آمادہ ہوں گے تاریخیں یہ ہوں گی۔

۱۰ر دسمبر ۱۹۰۰ء ۱۰ر مارچ ۱۹۰۱ء
۱۰ر جون ۱۹۰۱ء و ۱۰ر اگست ۱۹۰۱ء

چند احباب کے خطوط کا خلاصہ

(۱) دسمبر میں قیمت پیشگی وصول کرلیویں بذریعہ وی پی۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی

(۲) اخبار الحکم کی خریداری عہ سالانہ پر منظور ہے ماہانہ ہو تو ۸ دینے کو طیار ہوں

(۳) میرے نام الحکم جاری کیجئے۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدونگا۔ حاجی سید یوسف صاحب مترجم۔ حیدرآباد دکن۔

(۴) بذریعہ وی پی سالانہ ۱۹۱۰ء کی قیمت وصول کرلیں خریداری منظور ہے۔
منشی عزیز اللہ صاحب سرہندی

(۵) ایک طویل خط الحکم کی مشکوری اور احسانات کا لکھکر خریداری منظور کرتے ہیں۔ منشی غلام مرتضیٰ صاحب مدرس

(۶) بذریعہ وی پی قیمت وصول کرلیں
شیخ کرم الٰہی صاحب ڈپٹی انسپکٹر

(۷) آپکا اخبار الحکم وی پی ایبل کرکے روانہ فرمانا اور مشتری مجھے نہیں شمار کرنا الطاف سے خالی نہیں۔ یوسف خان صاحب کنٹراکٹر بنگلور

(۸) نومبر کا پہلا پرچہ ہی وی پی کرکے منگالیں۔ خان بہادر میر دوران خان صاحب بہادر۔

یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ لیکن اب ضرورت نہیں سمجھی جاتی کہ اسکو بدستور جاری رکھا جاوے۔ بعض احباب نے محض خیر خواہی کی بناپر یہ صلاح دی ہے کہ مجوزہ قیمت زیادہ ہے حضور خلیفۃ المسیح کی تشریح انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ عام خریداروں میں اور ۵ سے زائد آمدنی والوں میں کوئی امتیاز نہ رکھا جاوے ہمارا صرف اتنا ہی جواب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان کے عہدے اور اعزاز میں ایک نمایاں امتیاز رکھدیا ہے پھر اگر ہم انکو عام لوگوں میں لائیں تو یہ مناسب نہیں ہے۔

---

## سیرۃ مسیح موعود

یا حضرت اقدس کی مقدس زندگی کے حالات جو قابل ہیں کہ ہمارا دستور العمل ہوں۔ یہ کتاب ہمارے ہر ایک دوست کے پاس ہونی چاہئیے جسمیں نہایت لطیف طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اول بتایا ہے کہ زمانہ میں کسی مصلح کی ضرورت ہے۔ دوم جو شخص مصلح ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اسکی سیرۃ سے دکھایا ہے کہ کیا ایسا شخص ہی نہیں ہونا چاہئیے جو اصلاح کرے۔ سوم یہ دکھایا ہے کہ اس نے اپنے دعوے کے موافق کیا کام کیا ہے۔

مینیجر اخبار الحکم قادیان سے طلب کرو۔ قیمت صرف ۸ر

## حجاز ریلوے

چودھویں صدی ہجری اُن واقعات کے لحاظ سے جو اسمیں ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام گذشتہ صدیوں سے بڑھکر اپنی قدر و منزلت رکھتی ہے۔ مسیح موعود اور مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول اسی مبارک صدی میں ہوا۔ اور یہ سب سے پہلی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی جو اس صدی پر پوری ہوئی۔ پھر جسقدر اور پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں وہ اسی موعود خدا کی تائید میں ہیں۔ منجملہ اور نشانوں کے جو اس موعود کے ہاتھ پر صادر ہوچکے ہیں دو بڑے عظیم الشان نشان ہیں جنمیں سے ایک نشان سماوی ہے جو کسوف خسوف کی شکل میں رمضان میں ہوا۔ اور دوسرا ارضی نشان ہے جسکا ذکر ہم اس نوٹ میں کرنا چاہتے ہیں۔

ہمارے ناظرین اس امر سے واقف ہونگے کہ سلطان المعظم کی سعی سے مکہ دمشق ریلوے کی طیاری کا کام بڑی سرعت کے ساتھ ہو رہا ہے اور روئے زمین کے مسلمانوں نے نہایت فراخدلی کے ساتھ اس کار خیر میں حصہ لیا ہے مسلمانوں کی دلچسپی جو انھوں نے اس ریلوے کی تعمیر میں لی ہے یا لے رہے ہیں چودھویں صدی کی عظیم الشان یادگار ہوگی۔

اس ریلوے کی تعمیر میں گو بہت کچھ مفاد اور ملکی مصالح کیسے ہی کیوں نہ ہوں مگر ہم اسکو ایک اور صرف ایک نظر سے دیکھتے ہیں جو بجائے خود بڑی عظیم الشان بات ہے وہ کیا؟ قرآن کریم کی پیشگوئی واذا العشار عطلت اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مُنہ سے نکلی ہوئی پیاری بات لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا پوری ہو رہی ہے۔ مسلمان نہایت فخر و ناز کے ساتھ ان پیشگوئیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرکے مخالف کا مُنہ بھی بند کرسکتے ہیں کہ کیا یہ انسانی طاقت میں ہو سکتا ہے کہ تیرہ سو برس پہلے ان واقعات کی اطلاع دیدے۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور صفائی قلب کا پتہ لگتا ہے۔ اور آپ کی عظمت اور بزرگی کا اعتراف ایک دہریہ کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم

پس مسلمان اس کار خیر میں جسقدر حصہ لیں انکی سعادت کا موجب ہے۔ ہم اس امر کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں بھی حجاز ریلوے کے لئے چندہ کرنے کی تحریکیں ہو رہی ہیں خصوصاً ہمارا معزز ہمعصر اخبار وکیل اس امر میں پوری سرگرمی کے ساتھ کام کر رہا ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کو آگاہ کرنے پر معینہ اور ضروری کوشش کو [illegible] خدا کرے کہ انکی سعی بار ور ہو۔ اور مسلمانوں کو اپنے نبی کریم کی پاک پیشگوئی کی عظمت کا اظہار پیدا ہو۔ اور جہاں ایکطرف وہ اس کام میں محض اسلئے شریک ہوں کہ یہ ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی ہے وہاں وہ اس پیشگوئی کے اس حصہ پر نگاہ کریں جسکے لئے یہ بطور نشان ہے وہ کون؟ وہ خدا کا برگزیدہ خدا کا فرستادہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم۔

اس ریلوے کی تعمیر اسلامی دنیا پر ایک حجت ہے کیونکہ یہ نشان مسیح موعود کا ٹھیرایا گیا تھا کہ لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان پوری توجہ کے ساتھ اس نشان کو دیکھنے کی سعی کرینگے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے پورا کرنیکے لئے پوری مدد دینگے۔ کیا اچھا ہو کہ مسلمانوں کی انجمنیں اس کام کو اپنے ذمہ لیں۔

---

## اصلاح النظر

کرپا رام آریہ کے ایک گمراہ کرنیوالے ٹریکٹ کا معقول جواب آدم علیہ السلام کے قصہ پر اعتراضوں کی حقیقت کثرت کے ساتھ شائع ہونا چاہئیے دفتر اخبار الحکم سے صرف ۲ر کو ملے گا۔

## مدرسہ تعلیم الاسلام

اس سے پیشتر ہمارے مخدوم مکرم حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سکرٹری مدرسہ تعلیم الاسلام اور حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب - ایم اے ایل - ایل - بی - انسپکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام اپنی دو مختلف چٹھیوں میں قوم کو مدرسہ کی ضروریات سے پوری اطلاع دے چکے ہیں اور خود ہم نے بھی وقتاً فوقتاً اس پہلو کو نظر انداز ہونے نہیں دیا۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کی اس سے بڑھکر اور کیا وقعت ہو سکتی ہے کہ وہ اس عظیم الشان انسان کی قائم کردہ درسگاہ ہے جو اس صدی کا مجدد اور مسیح موعود ہے (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خدا تعالے کے برگزیدہ بندہ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ یقیناً سرسبز ہوگا [illegible] پھلوں کے دینے والا ہوگا (انشاء اللہ العزیز)

مگر جو لوگ آج اسکی آبیاری میں حصہ لیتے ہیں وہی ہوں گے جو اسکے پھلوں سے حصہ لیں گے مدرسہ کی ضروریات محض اس وجہ سے کہ اسکے عمدہ ترین اور مفید ترین درسگاہ بنانے کے واسطے ہر ضروری امر کو مد نظر رکھا جاتا ہے - ) آئے دن بڑھ رہی ہیں - اور آمدنی کا ذریعہ صرف ایک محدود قوم کے چندہ پر ہے - مدرسہ تعلیم الاسلام امدادی سکول کی حیثیت میں چلایا جا سکتا ہے لیکن گورنمنٹ کی امداد لینے سے گورنمنٹ کے ضابطہ تعلیم کے موافق ضروری ہوگا کہ عمل درآمد کیا جائے جس سے ہمارے اغراض و مقاصد کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے پس ہر حال میں قوم ہی کی امداد کیطرف نظر کرنی پڑتی ہے۔ مدرسے کے استحکام کی صورت یہی تجویز ہوئی ہے کہ کم از کم ہم ٹرسٹی مقرر کئے جاویں جو پانچ روپیہ ماہوار چندہ دیں اس سے مدرسہ کی موجودہ ماہواری اخراجات چل سکتے ہیں اور عمارت اور سامان مدرسہ اور دیگر ضروریات کیلئے ماہواری چندہ کفایت کرے گا - اور جوں جوں جماعت بڑھے گی اور مدرسہ کیحالت بھی ترقی کے ساتھ اخراجات بڑھیں گے اور خدا معتبد راہیں امداد کی نکالدیگا - ۲۴ ر اکتوبر کے الحکم میں آپ لوگ پڑھ چکے ہیں کہ قوم کے چند برگزیدہ احباب نے مدرسہ کا ٹرسٹی ہونا منظور کر لیا ہے جنکی تعداد پانچ تھی اور اس ہفتہ کی ڈاک سے جناب مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد نے بھی ٹرسٹی ہونے کی اطلاع بھیجدی ہے۔

۱۴ ر ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء کے الحکم میں جن احباب کے نام ٹرسٹیوں کے ذیل میں درج کئے گئے تھے انہیں سے مندرجہ ذیل احباب کی اطلاعیں باقی ہیں:

سیٹھ عبد الرحمن صاحب - سیٹھ والجی لالجی صاحب

میر مردان علی صاحب - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

منشی تاجدین صاحب - ڈاکٹر رحمت علی صاحب

بابو عبد الرحمن صاحب - میاں نبی بخش صاحب

شیخ محمد حیات صاحب - شیخ عطا محمد صاحب

مرزا [illegible] بیگ صاحب - شیخ عبد الرحمن صاحب

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب - حکیم فضل الدین صاحب

ان (۱۴) بزرگواروں سمیت ابھی تک تعداد بیس تک پہونچی ہے اور کم از کم بیس کی اور ضرورت ہے۔

کمیٹی کو مندرجہ بالا احباب کی دینی خدمتوں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینے نے یقین دلایا ہوا ہے کہ یہ بزرگ تو یقیناً ٹرسٹی ہیں لیکن اب سوال یہ ہے کہ اور بیس کی تعداد کیونکر پوری ہو - ہمارے خیال میں کمیٹی مدرسہ تعلیم الاسلام کو مناسب ہے کہ وہ اس تجویز کو کمیٹی کیطرف سے شائع کرنے کے لئے انتظام کرے - سردست ہم اپنی طرف سے یہ پیش کرنا چاہتے ہیں کہ چونکہ یہ بزرگ ٹرسٹی قوم میں مقتدر بارسوخ [illegible] اپنے ذمہ لیں کہ کم از کم ایک ایسا ہمدرد مدرسہ پیدا کریں جو دو روپیہ ماہوار چندہ دے اور کمیٹی اپنی طرف سے ایسی تجویز بھی شائع کرے کہ ہر ایک ایسے چندہ دینے والے کو معاون مدرسہ قرار دے جو دو روپیہ ماہوار چندہ دے اگر دو روپیہ ماہوار چندہ دینے والے بھی تعداد میں پچاس تک ہو پہنچ جاویں تو مدرسہ کی ماہواری اخراجات کیلئے ایک سہل راہ نکل سکتی ہے۔

مدرسہ کی کمیٹی کیطرف سے حضرت مرزا خدا بخش صاحب کے سفیر ہو کر جانے کی اطلاع دیجا چکی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ جہاں جہاں وہ جائیں گے ہماری قومی انجمنیں انکو پوری مدد دیں گی۔

---

## قرآن کریم

### کے علمی مضامین کا سلسلہ

ہمارے معزز و مکرم بھائی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بی - اے - اسسٹنٹ سرجن گجرات نے ایک مضمون بغرض اشاعت الحکم ارسال فرمایا ہے ہم اسکی تمہید کو چھوڑ کر اصل مضمون کو ذیل میں درج کرتے ہیں امید کہ علم دوست ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا

(ایڈیٹر)

---

علوم القرآن کے متعلق پہلے مضمون کے لئے جو آیت کریمہ تجویز کی ہے وہ ذیل میں بیان کی جائے گی یہ آیت خدا تعالیٰ کے ذات اور لا محدود علوم کیطرف دلالت کرتی ہے اور انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس سے کامل محبت پیدا کرنے کے لئے اور اپنے تمام ارادوں اور خواہشوں کو صرف اسکی رضا کے ماتحت کرنے کے لئے - اسکے قدرت اور علوم حقائق اشیاء سے پوری ماہیت حاصل کرے - اور اپنی فوق الفوق ترقی کرلے - تاکہ اسکی صفات اور اسکی قدرت کا اسکو کما حقہ علم حاصل ہو - اور یہ کہ سب علوم کا مبدأ وہی ذات واحد لاشریک ہے اور اسکو پانے کے لئے جتنا کہ کوئی ان علوم میں ترقی کرے گا [illegible] معرفت ترقی کرے گی اور وہ اتنا ہی اسکے قریب ہو جائے گا اور جیسے کہ خدا کے علم اور عجائبات لا محدود ہیں ایسے ہی انسان بھی لا محدود ترقی بھی کر سکتا ہے - وہ آیت یہ ہے ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت

کلمت اللہ ان اللہ عزیز حکیم اگر زمین کے تمام درخت قلمیں ہوجائیں اور ساتوں سمندر سیاہی بنجائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات (علوم حقائق اشیاء وغیرہ) ختم نہ ہوں خدا تعالیٰ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ بڑی حکمتوں والا ہے۔

عجائبات قدرت جو کہ خدا تعالیٰ کے فعل میں نظر آتے ہیں انکی تہ تک کوئی نہیں پہونچ سکتا ہے۔ راز حقائق اشیاء میں عجیب عجیب اور نئی سے نئی معلومات پیدا ہوتی ہیں۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ انسان جنگلی جانوروں کا تعاقب کرکے انکو اپنے ہاتھوں سے پکڑتا اور اپنے دانتوں سے کھاتا تھا پھر تیر و کمان ایجاد ہوئے اس کے بعد چقماق کی بندوقیں پھر توڑہ دار بندوقیں ان کے بعد ٹوپی والی بندوقیں جو آگے سے بھری جاتی ہیں پھر کارتوس والی بریچ لوڈر بندوقیں جنسے ایک منٹ میں بلا توقف کئی فائر کرسکتا ہے۔ اب ایسی بندوقیں بھی ایجاد ہوگئی ہیں جو شکار تو مار لیتی ہیں مگر آواز بالکل نہیں ہوتی۔ کسقدر شکار کے لئے سہولت ہوگئی ہے اگر سامان جنگ کیطرف غور کرو تو پہلے ایک ایک پہلوان دونوں طرف سے میدان میں نکل کر ایک دوسرے سے کشتی کرتا جو گرا لیتا تھا وہ فاتح کہلاتا مگر اب توایک فائر توپ سے ہزاروں آدمی ایک ہی وقت میں تلف کئے جاتے ہیں اور جہاں پر صرف مغلوب کرنا ہی مدنظر ہوتا ہے اور دشمن کا مارنا مقصود نہیں ہوتا تو ایسا بارود استعمال کیا جاتا ہے کہ جو کوئی اسکے دھوئیں کو سونگھتا ہے وہیں بیہوش ہوجاتا ہے اور دشمن اسکے اوپر غالب آجاتا ہے اور قابو پالیتا ہے۔ اگر سواری کی طرف غور کی جاوے تو کہاں وہ پرانے زمانہ کی چھکڑے کہ چیں چیں کرتے تھوڑے سے سفر پر کئی دن اور راتیں لگا دیں اس کے بعد بہلیاں ہیں اس کے بعد چھکڑے پھر یکے یکوں کے بعد طرح طرح کی گاڑیاں اور ان سب کے بعد ریل کی عظیم الشان سواری کہ ہندوستان میں ہم اسکو ۳۰۔۴۰ میل فی گھنٹہ چلتے دیکھتے ہیں

ولایت میں تو قریباً ساٹھ میل فی گھنٹہ رفتار ہے اور امریکہ میں ریل ایجاد ہوئی ہے بجلی کے زور سے چلتی ہے اور اسکی رفتار قریباً فی گھنٹہ ۱۰۰ میل سے اوپر ہے۔ غرضیکہ یہ ایسی سواری ہے کہ ایکدن میں مشرق سے مغرب کو لے جاتی ہے۔ پہلے زمانہ میں کسی جگہ کوئی خط بھیجا ہوتا تو ایک شہر سے دوسرے شہر تک ایک خاص آدمی خط لیکر جاتا تھا اور معمولی میعاد ایک خط کی رسید اور جواب آنے کی تین مہینے تھے یا چھ مہینے تھے اب ایک پیسہ خرچ کرنے سے ہفتہ کے اندر اندر ہندوستان بھر میں جہاں چاہو خط بھیجکر جواب منگالو اور تار برقی کے ذریعہ سے نفوس ایسے ملے ہیں کہ ہم ہندوستان میں بیٹھے لندن کے لوگوں سے باتیں کرسکتے ہیں۔ ہم جو ہندوستان میں ٹیلیگراف دیکھتے ہیں اسکا تعلق ایک جگہ سے دوسری جگہ تک برابر تار سے ہے مگر اب ولایت میں ٹیلیگراف نکلی ہے جو تار کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ خبر پہونچاتی ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں کی خاصیتیں اور کیفیتیں اور خوبیاں آئے دن بیشمار معلوم ہوتی ہیں اور جوں جوں کہ انسان انکی جستجو میں کوشش کرتا ہے خدا تعالےٰ اسکی سعی میں برکت ڈالدیتا ہے اور جو انسان کہ اپنے ہاتھ پاؤں دل اور دماغ اور تمام توجہ کے ساتھ کسی امر کی بابت دریافت کرنیکے پیچھے پڑتا ہے تو اس کے دل میں ایک خاص تڑپ پیدا ہوتی ہے گویا وہ اسمیں مستغرق ہوجاتا ہے ایک مومن کا استغراق تو ابتدا سے لیکر انتہا تک خدا تعالےٰ کے حضور میں ہوتا ہے اور وہ اپنی کوششوں میں اس سے مدد مانگتا ہے مگر جو شخص کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتا اور دہریہ منش ہے۔ وہ بھی مستغرق ہوتا ہے مگر اسکا استغراق اس خاص دنیاوی مقصود تک محدود ہوتا ہے۔ تو برکت دونوں کی کوششوں میں ڈالی جاتی ہے اور عجائبات قدرت دونوں پر کھولے جاتے ہیں۔ مگر جسکا مرجع خدا ہوتا ہے اسکا سینہ معرفت سے

بھر دیا جاتا ہے اور اسپر ایک آنیوالے عالم کے بھی عجائبات کھولے جاتے ہیں کیونکہ وہ دنیا و آخرت دونوں کے لئے کوشاں ہوتا ہے مگر جو شخص کہ صرف دنیا کے لئے کوشش کرتا ہے اسکو دنیا ہی کا علم ہوتا ہے من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ ومن اراد الاخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مؤمن فاولئک کان سعیھم مشکورا۔ کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا۔ ہر ایک زمانہ کی معلومات اور علم حقائق اشیاء اسقدر بڑھا ہوا ہوتا ہے کہ اس کے ماقبل زمانہ کے لوگوں کو چاہے اپنے وقت میں کتنے ہی ذی علم اور عقیل ہوں اپنی زبان سے اپنی کم مائیگی کا اقرار کرنا پڑتا ہے اور کہنا پڑتا ہے لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ دنیاوی علوم میں جسقدر کہ وکٹورین پیریڈ یعنی ہماری محسنہ عادلہ حضور ملکہ معظمہ کے زمانہ میں ترقی ہوئی ہے اسکے پہلے زمانوں میں نظیر نہیں جو آج کل بیس سال کے عرصہ کے اندر ترقی ہوتی ہے وہ پہلے زمانوں کو سو برس میں بھی نصیب نہیں ہوئی تھی اور سچ پوچھو یہ وہی زمانہ ہے کہ اس میں زمین نے ہر ایک قسم کے خزانے اگلدیے ہیں۔ علوم۔ فنون۔ صنعت۔ حرفت وغیرہ وغیرہ سب کچھ۔ اور ہر ایک چیز کے خواص اسقدر اس زمانہ میں ظاہر ہوئے ہیں کہ ادنےٰ ادنےٰ چیزوں کی کیفیات پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی گئی ہیں دوربین سے اگر دور دور کی اشیاء کی ماہیت دریافت ہوئی تو خوردبین سے اشیاء کے باریک در باریک اجزا کی کیفیت معلوم ہوگئی ہے اور علم کیمیائی نے اسقدر ترقی کی ہے کہ بذات اشیاء کے اجزا در اجزا جنکے پیوست سے وہ چیزیں بنتی ہیں دریافت ہوگئی ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الذین یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ یعنی جو لوگ

# سرمہ ممیرا

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پربال غبار پھولا ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عا ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ لعہ خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری کا سرمہ فی تولہ ۱ر محصول ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر پروپرائیٹر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

## ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کی تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموما آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ یا ابرام رمد کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضرور مفید ہے راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی ایم۔ سانگلی صاحب ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مسماۃ اتم دیوی کی بعمر ۴۵ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خون و خون دانے نکلے ہوئے تھے اور پربال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں آنکھوں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن ڈسپنسر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے ہے بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

## پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی غرض کے لئے مارچ ۱۹۰۸ء میں جمع کیا گیا ہے

---

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کی اہتمام سے چھپا